



# حلال گوشت کے مسئلہ کے بارے میں شرعی احتیاطیں

ترجمہ: ابوارسلان (پاکستان)

مسلم ورلڈ ویٹاپروسیسنگ پاکستان



ان الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي وأشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله،  
اما بعد!

یہ کتاب صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا کے لیے مرتب کی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کتاب سے ایک ایسے مسئلے کے بارے میں وضاحت ہو جائے گی جو امت مسلمہ کو متاثر کرتا ہے۔ اسلام میں حقوق اشاعت نہیں ہوتے۔ لہذا اس کتاب کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ آزاد ہیں۔

ایڈیشن:.....1

اشاعت:.....2006

اسلام بیس پبلیکیشنز ٹیم

## مسئلہ حلال گوشت

عرض مترجم

دیباچہ

تعارف

اسلامی احکامات

اصطلاحات

جانور کے ذبیحہ کا اسلامی طریقہ

حلال ذبیحہ کا طریقہ کیا ہے؟

جانور کی بے ہوشی حلال طریقہ نہیں ہے

طریقہ ہائے ذبیحہ کا موازنہ۔

جانوروں کو ہلاک کرنے کے دوسرے طریقے

حرام گوشت کی اقسام

حلال گوشت کی اقسام

حلال نہ کھانے کے نتائج

خلاصہ کلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## عرض مترجم

الحمد لله حمد الشاکرین والصلوة والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین  
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان لانے والے شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ شریعت محمدی ﷺ پر عمل پیرا ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا**۔ اور اگر اُس ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے شریعت محمدی مسلمان کو حلال اور حرام میں تمیز سکھانے کے علاوہ حلال کو اختیار کرنے اور حرام سے بچنے کا حکم دیتی ہے، حلال و حرام صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے واضح کر دیا اسی لئے ان کا احترام اور پابندی ہر مسلم پر لازم ہے۔ یہ احکامات مسلمان کی زندگی کے تمام معاملات کا احاطہ کرتے ہیں۔  
حلال و حرام کے احکامات مسلمان کی خوراک کے بارے میں واضح ہدایت دیتے ہیں، اسی خوراک میں گوشت ایک انتہائی بنیادی اور ضروری درجہ رکھتا ہے اور اس کا استعمال تقریباً ہر روز بلکہ دن میں کئی مرتبہ ہوتا ہے، زیر نظر کتابچہ گوشت کے حلال و حرام ہونے کے بارے میں موجودہ حالات اور معاشرتی طور طریقوں کو دین میں رکھ کر مرتب کیا گیا ہے، یہ یقیناً مسلمانوں کو ان حالات میں راہنمائی فراہم کرے گا۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ ہماری اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کتابچہ سے تمام مسلمانوں کو مستفیض ہونے کا موقع عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

ابو ارسلان



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿تعارف﴾

## حلال گوشت کا مسئلہ

حلال گوشت کا مسئلہ اسلام میں نہایت اہمیت کا حامل ہے جبکہ مسلمان اس وقت ترقی یافتہ طریقوں کو اپناتے ہوئے اپنے روایتی طریقوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اس صورتحال نے ان کے تصورات کو خلط ملط کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے حلال گوشت کے بارے میں لوگ مختلف آراء میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ جب لوگ کسی اسلامی معاملے میں غیر واضح صورتحال سے دوچار ہو جائیں تو انہیں ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ لہذا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ [سورة النساء: ۵۹]

”جب تمہارے درمیان کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔“

ایسی بہت سی آیات اور احادیث موجود ہیں جن میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ حلال اشیاء کھاؤ اور حرام اشیاء کو چھوڑ دو۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا﴾ [البقرة: ۱۶۸]

”اے لوگو! زمین کی وہ چیزیں کھاؤ جو حلال اور پاکیزہ ہیں۔“

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ [البقرة: ۱۷۲]

”اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزوں میں سے ہم نے تمہیں عطا کی ہیں انہیں کھاؤ۔“

﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أَحَلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ﴾ [المائدة: ۴]

”(اے نبی ﷺ) وہ آپ (ﷺ) سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لیے (کھانے کی) کیا چیزیں حلال ہیں تو آپ

(ﷺ) فرما دیجئے کہ تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال ہیں۔“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا)) [صحیح مسلم]

”بے اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ سوائے پاک چیزوں کے کوئی چیز قبول نہیں کرتا۔“

((الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ)) [صحیح مسلم]

لہذا یہ عام بات ہے کہ مسلم صرف حلال اشیاء ہی کھاتے اور پیتے ہیں یہاں تک کہ غیر مسلم بھی اس بات کا علم رکھتے ہیں کہ شراب اور سورسٹم کے لیے حرام ہیں۔ اس لیے یہ نقطہ اپنی ضرورت کے لحاظ سے نہایت اہم ہے۔ بہت سی غذائی اشیاء اپنی اصل حالت میں حلال ہوتی ہیں مثلاً پھل، سبزیاں اور سمندری غذا جبکہ مرغی، بھیڑ اور گائے کا گوشت صرف اس صورت میں حلال ہوتے ہیں جب انہیں صحیح طریقہ کار کے مطابق ذبح کیا جائے۔



## اسلامی احکامات

(اصطلاحات)

﴿حلال﴾ عربی زبان میں حلال کا مطلب ہے ”قانون کے مطابق“ اور اس کا استعمال افعال کے بجائے اشیاء کے لیے ہوتا ہے۔ عام طور پر جب کسی جائز فعل کے بارے میں وضاحت کی جاتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ لازمی (فرض/ واجب)، قابل قبول (مندوب) یا جائز (مباح) ہے۔

﴿حرام﴾ عربی زبان میں حرام کا مطلب ہے ”غیر قانونی یا ممنوع“ یہ اصطلاح اشیاء اور افعال دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جب کسی ناجائز فعل کے بارے میں وضاحت کی جائے تو حرام سے مراد وہ فعل ہوتا ہے جس سے روک دیا گیا ہو۔ اور ناپسندیدہ فعل سے مراد مکروہ ہوتا ہے۔

﴿ذبح﴾ ذبح کے معنی صحیح بخاری میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ: ”ذبح کا مطلب دماغ کو خون پہنچانے والی شریان اور دماغ سے خون واپس لانے والی ورید کو کاٹ ڈالنا ہے۔“ جب پوچھا گیا حرام مغز کو کاٹنا جائز ہے؟ تو عطاء رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (النخ) گردن کو حرام مغز تک کاٹ کر اسے مرنے تک چھوڑ دینے سے منع کیا ہے۔ [صحیح بخاری]

ذبح کرنے کا یہ طریقہ پرندوں، گائے، بھینسوں، بھیڑ اور بکری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس میں جانور کو دائیں طرف لٹا کر اس کی دل و دماغ کے درمیان خون کی رگوں کو کاٹ دیا جاتا ہے۔

﴿نحر﴾ یہ طریقہ اونٹ کو ذبح کرنے کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔ اس طریقے میں اونٹ کی گردن کے ابتدائی حصے میں دماغ کو خون لے جانے والی شریانوں کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اُس کے اگلے پیروں کو موڑ کر اس کے گھٹنوں سے باندھ دیا جاتا ہے۔



## جانور کو ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ

اسلام میں جانور کو ذبح کرنے کے لیے ہمیشہ تیز دھار آلہ سے اس کی گردن کاٹی جاتی ہے۔

((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلِيُحَدِّثْكُمْ شَفَرَتَهُ فَلْيَرْحُ ذِيحَتَهُ))

”ابو یعلیٰ شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں حسن (خوبصورتی) کا حکم دیا ہے لہذا جب تم کسی کو قتل کرو تو احسن طریقہ سے قتل کرو۔ اگر تم ذبح کرو تو احسن طریقہ سے کرو۔ ہر شخص کو چاہیے کہ وہ چھری کو خوب تیز کر لے اور جانور پر تکلیف کی وجہ سے رحم کرے۔“ [صحیح مسلم ۱۵۶۷]

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الکوثر: ۲]

”صرف اپنے رب کے لیے ہی نماز پڑھو اور قربانی کرو۔“

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے قربانی کو نماز کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور دونوں ہی نیکی کے کام ہیں۔ نیکی کے کام کرنے کا اسلام میں ایک خاص طریقہ ہوتا ہے۔ اور وہ کام صرف اُسی صورت میں نیکی ہوگا جب اُس کام کو نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق کیا جائے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ)) [مسند احمد: ۱۴۷۹۳]

”نیکی کے کام مجھ سے سیکھ لو۔“





## حلال ذبیحہ کرنے کی شرائط کیا ہیں؟

حلال ذبیحہ کی چھ (6) مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

① ذبح کرنے والا شخص لازماً مسلم ہو۔

② ذبح کرنے والا شخص لازماً نمازی ہو۔

ان شرائط کی دلیل سورۃ الکوثر کی دوسری آیت ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الکوثر: ۲]

”پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور (صرف اُسی کے لیے) قربانی کرو۔“

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں یہ حدیث بیان کرتے ہیں: کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے تین رات نماز چھوڑی ہو اُس شخص کے ہاتھ سے ذبح کیا ہوا گوشت مردہ گوشت ہے۔

③ جس آلہ (چھری) سے ذبح کیا جائے وہ خوب تیز دھار ہو۔

جس چھری سے جانور کو ذبح کیا جائے وہ خوب تیز دھار ہو اور اُسے تیزی سے چلایا جائے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ: جب ذبح کرو تو احسن طریقے سے کرو اور چھری کو خوب تیز کر لو۔ گردن کی خون کی رگوں کو تیزی سے کاٹ دینے سے دماغ، جو کہ تکلیف محسوس کرتا ہے، کو خون پہنچنا بند ہو جاتا ہے۔ اس طرح جانور کو تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ گردن کاٹنے کے بعد جانور کے اعضاء کی حرکت، ان کا اکڑنا اور سکڑنا تکلیف کی وجہ سے نہیں بلکہ جسم کے پٹھوں کو دوران خون بند ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سر علیحدہ کرنے سے پہلے جسم سے خون مکمل طور پر بہنے دیا جائے اس طرح گوشت بڑی حد تک خون سے پاک ہو جاتا ہے۔

④ ذبیحہ لازماً رحمہ لی سے کیا جائے۔

اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ جانور کو تیزی سے ذبح کیا جائے اور اس سے پہلے اُسے کسی تکلیف میں مبتلا نہ کیا جائے۔ جانور کو غیر ضروری تکلیف سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ اُسے دوسرے ذبح کیے جانے والے جانوروں کو دیکھنے کا موقع نہ ملے۔ اور نہ ہی اس جانور کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ذبح کرنے والا شخص جانور کی تکلیف کا احساس کرے۔

⑤ ذبح کرنے والا شخص لازماً اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ تسمیہ (بسم اللہ) وہ الفاظ ہیں جو ذبح کرتے وقت یا کوئی بھی نیکی کا کام کرتے وقت ادا کیے جاتے ہیں۔ ذبح کرنے والا شخص لازماً قبلہ رخ ہو کر جانور کو ذبح کرتے ہوئے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ))

کے الفاظ ادا کرے: یہ الفاظ اس اہم بات کا اقرار ہیں کہ یہ جانور اللہ کے نام پر قربان کیا گیا ہے۔ یہ الفاظ صرف ہمارے لیے ہی نہیں بلکہ جانور کا یہ حق ہے کہ وہ بھی جان لے کہ اُسے اللہ کے نام پر قربان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ [الحج: ۳۴]

”اور ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کے طریقے مقرر فرمادیے ہیں تاکہ وہ اُن جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔ سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ۔ عاجزی کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔“

① جانور میں سے لازمًا خون بہہ کر نکل جانا چاہیے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً [البقرة: ۶۷]

”اور یاد کرو جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔“

حلال ذبیحہ سے متعلق مزید نکات:

اوپر بیان کی گئی شرائط کے علاوہ مندرجہ ذیل شرائط کا بھی لحاظ کرنا چاہیے۔

① عورت جانور کا ذبیحہ کر سکتی ہے۔

((لِكَعْبَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا))

[صحیح بخاری: ۵۵۰۴]

”کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ایک بھیڑ کو پتھر کے ذریعے ذبح کیا رسول اکرم ﷺ سے اس کے

متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔“

② ذبیحہ مذبح خانے میں کیا جانا چاہیے۔

((ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ))

[صحیح بخاری]

”ابن جریج رضی اللہ عنہ نے عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نہ تو ذبیحہ اور نہ ہی نحر کیا جائے سوائے مذبح خانہ کے۔“

③ مذبح خانہ آلودگی سے پاک ہو۔

اکثر مذبح خانے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مشترکہ استعمال میں ہوتے ہیں جہاں وہ موجود مشینوں، برتنوں، تختوں وغیرہ کو بھی مشترکہ طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ان برتنوں کا استعمال ہمارے لیے جائز نہیں اور اگر ہمیں ان کا استعمال کرنا ہی ہو تو پہلے انہیں دھو کر صاف کر لینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَّا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بَارِئٌ أَهْلَ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آيَتِهِمْ، إِلَّا أَنْ تَجِدُوا نُدًّا فَإِنَّ لَكُمْ تَجِدُوا نُدًّا فَأَغْسِلُوهَا

وَكُلُّوا)) [صحیح بخاری ۵۴۹۶]

”اگر تم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہ رہے ہو تو تمہیں ان کے برتنوں میں کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ اگر ایسا کرنا تمہارے لیے

ممکن نہ ہو تو پہلے ان کے برتن دھولو پھر ان میں کھاؤ۔“

غیر مسلموں سے ذبح کرانا جائز نہیں ہے۔ ہاں ان کے لیے جانور کی کھال اتارنا، تھیلوں وغیرہ میں رکھنا، جانور کے جسم کو اٹھانا، رکھنا وغیرہ جائز ہے۔

④ جانور کو نقصان (تکلیف) نہ پہنچاؤ۔

”جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کسی قسم کا ضرر پہنچانا حرام ہے جس میں اُسے بے ہوش کرنا، ضرب لگانا یا اس کو برقی جھٹکا لگانا وغیرہ شامل ہے۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کسی جانور کو اذیت پہنچا کر ہلاک کرنا منع ہے۔“ [صحیح مسلم]



## بے ہوش کرنے کے بعد ذبیحہ کرنا حلال نہیں ہے

مغرب میں یہ طریقہ عام ہو چکا ہے کہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اُسے بے ہوش کیا جاتا ہے۔ اس کام کے لیے کئی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں جیسا کہ:

① کپٹو بولٹ پستول (Captive bolt Pistol) (گائے اور بڑے جانوروں کے لیے)

② بجلی کے ذریعے (بھیڑ کے لیے)

③ پانی میں برقی روگزارنے کے ذریعے (مرغیوں کے لیے)

④ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کے ذریعے سانس گھونٹ کر (سور کے لیے)

ان طریقوں کے پیچھے بنیادی تصور یہ ہے کہ جانور کی گردن کاٹنے سے پہلے اُس کو بے ہوش کر دینے سے اُسے تکلیف کم ہوگی۔ حالانکہ جدید سائنسی تحقیق نے اس طریقہ کو مسترد کر دیا ہے لیکن یہ طریقہ ابھی تک مستعمل ہے۔ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بے ہوش کرنا اسلام میں جائز نہیں ہے کیونکہ اس طرح اُسے تکلیف پہنچتی ہے اور گردن کی رگیں کٹنے کے بعد خون بہنے کے عمل میں رکاوٹ بھی ہوتی ہے۔ اسلامی طریقہ ذبیحہ میں جانور کے اعصابی نظام کو نہیں چھیڑا جاتا بلکہ اس کے دماغ کو کام کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے تاکہ اس کا دل خون کو جسم میں پہنچانے کا کام جاری رکھے اور یوں زیادہ سے زیادہ خون جسم سے بہہ کر باہر نکل سکے۔



## ذبح کے طریقوں کا موازنہ

یورپ میں تجرباتی تحقیق کے بعد مندرجہ ذیل حقائق اخذ کیے گئے ہیں۔

### اسلامی طریقہ ذبح

- ① جانور کے EEG گراف میں ذبح ہونے کے پہلے تین سیکنڈ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔
- ② اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جانور کو ذبح ہونے کے دوران اور گردن کٹنے کے فوراً بعد کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔
- ③ جبکہ اگلے تین سیکنڈ میں EEG میں گہری نیند کے آثار نظر آتے ہیں۔ جس کا مطلب بے ہوشی ہے۔ یہ کیفیت جسم سے بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔
- ④ ان چھ سیکنڈ کے بعد EEG صفر کی سطح پر آ جاتا ہے جس سے کسی بھی تکلیف کے احساس کے خاتمہ کا اظہار ہوتا ہے۔
- ⑤ حالانکہ دماغ کے پیغام (EEG) صفر کی سطح پر پہنچ جاتے ہیں لیکن دل کے دھڑکنے کا عمل جاری رہتا ہے اور جسم کے بری طرح اٹھن اور جھٹکوں (اعصابی نظام کا غیر شعوری عمل) میں مبتلا ہونے کی وجہ سے خون کا زیادہ سے زیادہ اخراج ہو جاتا ہے۔ اور یوں صارف کو ممکنہ حد تک خون سے پاک گوشت مل جاتا ہے۔

### غیر اسلامی طریقہ ذبح (بذریعہ پستول)

- ① پستول چلانے کے بعد جانور بظاہر بے ہوشی کی کیفیت میں نظر آتا ہے۔
- ② EEG میں پستول چلانے کے بعد جانور انتہائی تکلیف میں نظر آتا ہے۔
- ③ پستول کے استعمال سے جانور کے دل کی دھڑکن اسلامي طریقہ کے مقابلے میں جلد ہی بند ہو جاتی ہے۔
- ④ نتیجتاً زیادہ خون گوشت میں رہ جاتا ہے اور یوں صارف کو خون سے آلودہ گوشت ملتا ہے۔



## نتیجہ و تحقیق

اسلامی طریقہ ذبح بہت ہی رحمدلانہ ہے جبکہ پستول کے ذریعے بے ہوش کرنے کا طریقہ (جو کہ یورپ میں مروج ہے) نہایت تکلیف دہ ہے۔

جانور کو ہلاک کرنے کے دیگر طریقے ہلاکت، دم گھٹنے سے، شدید ضرب لگنے سے، گر جانے سے یا سینگ مار دینے سے ہو:

”ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ حلال گوشت کی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو جانور، دم گھٹنے، ضرب لگنے یا گرنے سے مر جائے تو جائز نہیں ہے اگر ایک جانور دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے مرنے کے قریب ہو تو وہ اُس صورت میں جائز ہے کہ اُسے زندہ حالت (جبکہ اُس کی آنکھیں اور دم ہلتی ہو) میں ذبح کر دیا جائے۔“ [صحیح بخاری]

### ذبح بذریعہ دانت یا کیل

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دانت یا کیل سے قتل نہ کرو۔ دانت ایک ہڈی اور کیل ایک قسم کی چھری ہوتی ہے جو کہ ایتھوپیا کے لوگ استعمال کرتے تھے۔ ایتھوپیا (ایتیوپیا) رسول اکرم ﷺ کے دور میں عیسائیوں کی سرزمین تھی۔

کسی بندھے یا گھرے ہوئے جانور کو گولی (تیر) مار کر ہلاک کرنا

”انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے کسی بندھے ہوئے یا گھرے ہوئے جانور پر تیر چلانے سے منع فرمایا۔“ [صحیح بخاری]

### معراض کے ذریعے ہلاک شدہ شکار

”معراض ایک ایسا آلہ کا نام ہے جو ایک تیز دھار لکڑی اور گند (موٹی) دھار والی ہتھی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر شکار کو اس آلہ سے ہلاک کیا جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے شکار کا گوشت اُس صورت میں جائز ہے کہ اُسے معراض کے تیز دھار والے حصے سے ہلاک کیا گیا ہو۔“ [صحیح بخاری]

### تیر کے ذریعے ہلاک شدہ شکار

”رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر تم اللہ کا نام لے کر تیر کے ذریعے کسی شکار کو شکار کر لو تو اس کا گوشت کھاؤ۔“ [صحیح بخاری]

### شکاری کتے کے ذریعے ہلاک شدہ شکار

”رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنے پالتو شکاری کتے کو شکار کے پیچھے چھوڑ دو تو تم اُس کتے کے شکار کئے ہوئے جانور کا گوشت کھا سکتے ہو۔ چاہے وہ اس شکار کو ہلاک کر دے۔ لیکن کتا اگر اس جانور میں سے کچھ حصہ کھالے تو تمہیں وہ جانور نہیں کھانا چاہیے کیونکہ یہ جانور کتے نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔“ [صحیح بخاری ۵۴۷۶]



## حرام گوشت کی اقسام

- ⊙ وہ جانور جو طبعی موت مر جائے۔ (المیتة)
  - ⊙ جانور کا خون۔ (الدم)
  - ⊙ سور کا گوشت۔ (الخنزیر)
  - ⊙ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت۔ (ذبح لغير الله)
  - ⊙ گلا گھونٹ کر ہلاک شدہ جانور کا گوشت۔ (المنخنقة)
  - ⊙ ضرب شدہ جانور کا گوشت۔ (الموقوذة)
  - ⊙ اونچائی سے گر کر ہلاک ہونے والے جانور کا گوشت۔ (المتردية)
  - ⊙ ایسے جانور کا گوشت جسے سینگ مارا گیا ہو یا اس کے جسم کا کچھ حصہ کھالیا گیا ہو۔ سوائے اس جانور کے اس کو زندہ حالت میں ذبح کر لیا گیا ہو۔ (النطيحة)
  - ⊙ ایسے جانور کا گوشت جسے قرعہ (لاٹری) کے ذریعے حاصل کیا گیا ہو۔ (الازلام)
- مندرجہ بالا نکات کا ثبوت درج ذیل آیات میں ملتا ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ [المائدة: ۳]

”تم پر حرام کر دیا گیا ہے مردار (وہ جانور جو ذبح کیے جانے سے پہلے مر گئے ہوں)، خون، سور کا گوشت، غیر اللہ کے نام پر قربان کئے گئے جانور کا گوشت یا جس جانور پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، دم گھٹنے سے مرا ہو یا شدید ضرب (چوٹ) سے مر گیا ہو یا سر کے بل گر کر مر گیا ہو یا کسی دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے مر گیا ہو یا جس کے جسم کا کچھ حصہ دوسرے جانور نے کھالیا ہو سوائے اس کے کہ اُسے مرنے سے پہلے ذبح کر لیا گیا ہو، اور وہ جانور جسے کسی قربان گاہ کے پتھر پر ذبح کیا گیا ہو۔ تمہارے لیے تیر کے ذریعے قرعہ اندازی کر کے حاصل کردہ جانور بھی حرام ہے یہ تم لوگوں کے لیے فسق ہے۔“

گدھے کا گوشت

”ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے روز گدھے کا گوشت حرام قرار دے دیا تھا۔“

[صحیح بخاری ۵۵۲]

شکاری درندے جن کے کچلیوں والے دانت ہوتے ہیں

”امام زہری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری درندہ، جس کے کچلیوں والے دانت ہوں، کا گوشت کھانے

سے منع فرمایا ہے۔“ [صحیح بخاری ۵۵۲۷]

### پنچوں والے شکاری پرندے

”ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ خیبر والے روز رسول اکرم ﷺ نے شکاری درندے اور ہر اُس پرندے کا گوشت منع فرما دیا جس کے پنچے ہوں۔“ [سنن ابی داؤد]

### مردہ گوشت

کسی جانور کا مردہ گوشت بھی حرام ہے جو آخر کار مردار کھانے والے جانوروں کی خوراک بن جاتا ہے۔

### ہڈیاں

ان کی ممانعت صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک حدیث میں یوں بیان کی گئی ہے کہ ہڈیاں جنات کی خوراک ہیں (جب یہ ہڈیاں اُن تک پہنچتی ہیں) تو اللہ تعالیٰ اُن پر پہلے سے بھی زیادہ گوشت لگا دیتے ہیں اور فضلہ کے متعلق فرمایا کہ یہ اُن کی سواریوں کے جانوروں کی خوراک بن جاتا ہے۔





## حلال گوشت کی اقسام

### مرغی کا گوشت

”ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔“

[صحیح بخاری ۵۵۱۷]

### خرگوش کا گوشت

”انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے مرظہ ان میں ایک خرگوش کو چھیڑا تو وہ چھلانگیں مارنے لگا۔ میرے ساتھی اُسے پکڑنے کی کوشش میں تھک گئے۔ پھر میں اکیلا ہی اُس کے پیچھے دوڑا اور اُسے پکڑ کر ابطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اس کی دو ٹانگیں رسول اکرم ﷺ کے پاس بھجوا دیں جو آپ ﷺ نے قبول فرمالیں۔“ [صحیح بخاری ۵۴۸۹]

### گھوڑے کا گوشت

”اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کے عہد میں جب ہم مدینہ میں تھے تو ایک گھوڑا ذبح کیا اور اُسے کھایا۔“ [صحیح بخاری ۵۵۱۱]

### مچھلی کا گوشت

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِنَا كُلُّوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا [النحل: ۱۴]

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہی ہے جس نے سمندر کو تمہارے لیے مسخر کیا پس تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ۔“  
یہ بات مد نظر رہے کہ حلال اور حرام گوشت کی یہ فہرست مکمل اور جامع نہیں ہے بلکہ اُن میں سے چند کا ذکر کیا گیا ہے۔



## حلال نہ کھانے کے اثرات

✽ دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو ایک طویل سفر کے بعد بد حال اور گرد آلود تھا آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے ”اے میرے رب“، ”اے میرے رب“ کی صدائیں لگا رہا تھا حالانکہ اس کا کھانا حرام تھا اس کا پینا حرام تھا اس کے کپڑے حرام تھے اس کی غذا حرام تھی تو اُس کی التجا (دعا) کا کیا جواب ملتا۔“ [صحیح مسلم ۲۳۹۳]

✽ تم اللہ کی لعنت کا شکار ہوگا وگے اگر تم غیر اللہ کے نام پر ذبح کرو گے۔

”امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اُس شخص پر لعنت کرتا ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کرتا ہے۔“ [صحیح مسلم ۵۲۳۹]

✽ اگر تم کسی مشرک سے اس بات پر متفق ہو جاؤ کہ مردہ گوشت حلال ہوتا ہے تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لِيُؤْخِذَ إِلَىٰ أُولِيهِمْ لِيُجَادِلُكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ [الانعام: ۱۲۱]

”اور اُس جانور کا گوشت نہ کھاؤ جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ یقیناً یہ فسق (گناہ اور نافرمانی) ہے۔ یقیناً شیطان اُن کے دوستوں کو اس بحث پر اکساتا ہے۔ اور اگر تم لوگ اُن کی پیروی میں مردہ جانور کو حلال مان کر اس کا گوشت کھانے لگے تو تم لوگ یقیناً مشرکین میں سے ہو گے۔“



## خلاصہ کلام

یہ لازم ہے کہ جو گوشت ہم کھاتے ہیں اس کے حلال ہونے کے بارے میں ممکنہ حد تک یقین دہانی کر لیں۔ ایسا گوشت کھانا گناہ ہے جو نہ تو اسلامی طریقے سے ذبح کیا گیا ہو اور نہ ہی اسلامی طریقے سے پکایا گیا ہو۔ حرام گوشت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خالی ہے لہذا اس کے بُرے اثرات ہمارے اعمال پر پڑینگے۔ چونکہ یہ معاملہ ایسی بنیادی ضروریات کا ہے کہ ہر مسلم کو اس سے واقف ہونا چاہیے۔ اس لیے مسلمان قصابوں پر عام طور پر شک کرنا جائز نہیں۔ لیکن جس معاشرے میں ہم رہتے ہیں وہاں معمول یہ ہے کہ ذبح کرنے سے پہلے جانور کو بے ہوش کر دیا جاتا ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ ہم قصاب سے معلوم کر لیں کہ آیا جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بے ہوش تو نہیں کیا جاتا۔ قصاب کا یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ یہ حلال گوشت ہے یا قصاب کی اس رائے سے اتفاق کرنا کہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بے ہوش کرنا جائز ہے بھی درست نہیں ہے۔ ہم اس مسئلے پر اپنی لاعلمی کو جواز نہیں بنا سکتے جبکہ پچھلے ۱۴ سو سال سے اس مسئلہ کے بارے میں واضح ہدایات موجود ہیں۔ مسلمان ہمیشہ رسول اکرم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقوں پر عمل کرتے آئے ہیں۔

حال ہی میں کچھ ایسے گروپ منظر عام پر آئے ہیں جو اشیاء کے حلال ہونے کو پرکھتے اور نگرانی کرتے ہیں۔ یہ گروپ غیر بے ہوشی والے گوشت کا مسئلہ بھی کافی اجاگر کرتے ہیں۔ ایسے گروپ کی رائے کو صرف اُسی صورت میں تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ اگر وہ جانور کو ذبح کرنے کے تمام اسلامی احکامات کی سختی سے یقین دہانی کرائیں۔ اس معاملے میں کوئی رعایت نہیں برتنی چاہیے۔ مثال کے طور پر بے نمازی مسلمان، مذبح خانہ میں صرف غیر مسلم ہی دستیاب ہے، ہر جانور پر ذبح کرتے وقت با آواز بلند ”بسم اللہ اکبر“ پڑھنے کے بجائے پیچھے ٹیپ کے ذریعے یہ الفاظ دہرا دینا جائز نہیں۔ لہذا یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ یہ گروپ حلال گوشت کو جانچنے میں کن پابندیوں کا لحاظ رکھتے ہیں۔

ہم یقین دلاتے ہیں کہ ان مختصر سے مضامین میں حلال گوشت سے متعلق تمام اہم نکات بیان کر دیئے گئے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ سب سے بہتر جانتا ہے۔

یہ مضمون سے لیا گیا ہے تاکہ مسلمان اس مضمون سے نفع حاصل کر سکیں اور اس مضمون کو انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کی سعادت جناب ابوارسلان نے حاصل کی۔ اللہ سے دعا ہے کہ یہ کتابچہ مسلمانوں کے لیے نفع بخش ثابت ہو۔ آمین

مترجم

ابوارسلان (پاکستان)